عظمتِ مُحرّم
اور
تغافلِ مُسلم
ابو عزا محمد نعیم الدین رفعت
ناشر: ماتریدی ریسرچ سینٹر مالیگاؤں

عظمتِ محرم

اور

تغافلِ مسلم

مرتب

ابو عذرا محمد نعیم الدین رفعت

ناشر: ماتریدی ریسرچ سینٹر مالیگاؤں

نام کتاب............ عظمتِ محرم اور تغافلِ مَسلِم
مرتب..............ابو عذرا محمد نعیم الدین رفعت
نظر ثانی.......... حضرت علامہ و مولانا محمد رضاء الحق قادری مصباحی صاحب قبلہ
ضلع سون بھدر، یوپی
معاون............. محترم رمضان رضا ماتریدی صاحب قبلہ
ناشر...............ماتریدی ریسرچ سینٹر مالیگاؤں
سن اشاعت........ذوالحجہ ۱۴۴۳ھ / جولائی ۲۰۲۲ء

تصحیح نقل و کتابت کا پورا خیال رکھا گیا ہے، تاہم کہیں کسی قسم کی
کوئی غلطی نظر آئے تو ہمیں اس ای میل پر ضرور مطلع فرمائیں،
ہم آپ کے شکر گزار ہوں گے۔

khidmatekhalque639@gmail.com

فہرست

شرفِ انتساب

شہیدِ اعظم، امام عالیٰ مقام
حضرت اِمام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ
و جملہ شہدائے کربلا

کے نام
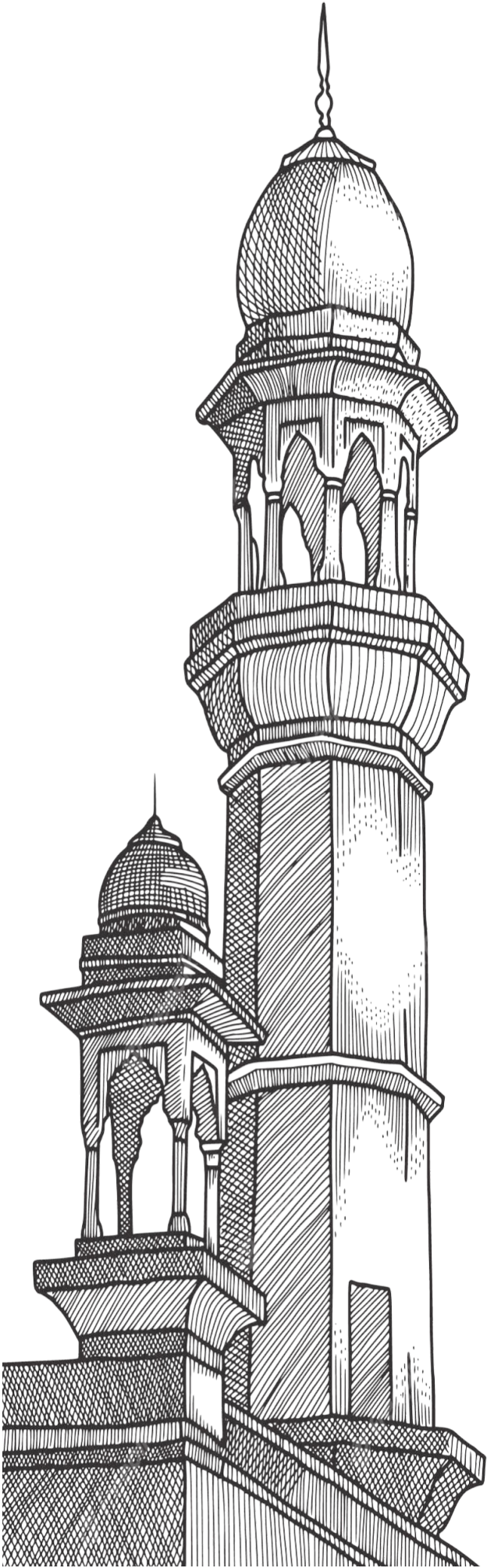
تخیلات میں جلوہ حسین کا ہو گا
فضائے نور میں چرچا حسین کا ہو گا

تصورات کے لمحے دراز ہوتے ہی
مری نگاہ میں روضہ حسین کا ہو گا

درِ رسولِ خدا سے جسے بھی اسے لوگو!
ملے گا جو بھی وہ صدقہ حسین کا ہو گا

بڑے ہی ذوق سے بیٹھے ملیں گے دیوانے
جہاں بھی دیکھنا جلسہ حسین کا ہو گا

یزید ہے نہ یزیدی کا نام ہے لیکن
جدھر بھی جاؤ علاقہ حسین کا ہو گا

بہشت پاک اسی کے لئے ہے اے رفعتؔ
وہ خوش نصیب جو شیدا حسین کا ہو گا

(ذوقِ سخن، ص ۴۵)

پیش لفظ

اللہ تعالیٰ کا احسانِ عظیم مسلمانوں پر ہے کہ سال میں مختلف شب و روز ایسے مقدس و بابرکت عطا فرماتا ہے کہ جس میں مختصر اعمال پر بھی ڈھیروں ثواب کے انعام کی بشارت ہے، ان مقدس و بابرکت ایام میں ہمارے اسلاف نے خصوصیت کے ساتھ اللہ رب العزت کی عبادت کا اہتمام فرمایا ہے۔ جس کا ذکر علماے کرام کی تحریر و تقریر میں آپ ملاحظہ فرمایا کرتے ہیں۔ جو بلاشبہ ہم سب کے لیے درسِ عبرت ہے حالانکہ بزرگانِ دین سال کے عام دنوں میں بھی بکثرت عبادت و ریاضت کرتے رہے مگر جب خاص ایام آتے تو ان ایام میں خاص اہتمام کے ساتھ عبادت و ریاضت کرتے، خواہ روزہ کی شکل میں ہو، نماز کی صورت میں ہو یا ذکر و اذکار، اور غریب و فقیر کی امداد کرکے ہو یا اللہ کی راہ میں خرچ کرکے، اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی حاصل کرنے کا ایک بھی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔

اللہ تعالیٰ نے آج جو موقع ہمیں عطا فرمایا ہے اس کا فائدہ اٹھائیں اور کسی بھی نیک عمل کو کر گزرنے میں بالکل بھی دیر نہ کریں بلکہ حتی الوسع زیادہ سے زیادہ نیک اعمال کرنے کی ہمیشہ کوشش کریں۔ آپ کوشش کریں گے تو اللہ تعالیٰ ضرور کامیابی عنایت فرمائے گا، جب آپ کوشش ہی نہیں کریں گے تو کامیابی کا

سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ محرم الحرام چونکہ اسلامی سال کا پہلا مہینہ ہے اور نہایت بابرکت بھی، اس لیے نئے سال اور مہینے کا آغاز اللہ تبارک وتعالیٰ کی عبادت و اطاعت سے کریں تاکہ اس کی برکت سے پوراسال پر سکون گزرے اور دیگر بابرکت ایام میں بھی عبادت و اطاعت کی توفیق اللہ تبارک وتعالیٰ عطا فرمائے۔ اسی مقصد کے تحت محرم الحرام کے چند مختصر اعمال بیان کیے جارہے ہیں، جو یقیناً مفید ثابت ہوں گے۔ اور ساتھ ہی اس ماہ مبارک میں مسلم نوجوان کی بے راہ روی اور غیر شرعی اعمال و افعال کے متعلق امام اہل سنت اعلیٰ حضرت قدس سرہ اور دیگر اکابر کے فرامین نقل کیے جارہے ہیں، تاکہ نوجوان طبقہ عبرت پکڑے اور غیر شرعی امور سے باز آجائے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اعمالِ صالحہ کرنے اور غیر شرعی افعال سے گریز کرنے کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے۔

آمین یارب العالمین جل جلالہ بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محرم الحرام کی فضیلت

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ مِنْهَاۤ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ (التوبہ،۳۶)

ترجمہ: بیشک مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک بارہ مہینے ہیں اللہ کی کتاب میں جب سے اس نے آسمان وزمین بنائے ان میں سے چار حرمت والے ہیں

(کنزالایمان شریف)

اس آیت مقدسہ سے معلوم ہوا کہ سال کے بارہ مہینے لوگوں کا مقرر کردہ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ ہی نے بارہ مہینے مقرر فرمایا ہے جن میں سے چار مہینے حرمت والے ہیں۔ اور یہ حرمت والے مہینے کون کون ہیں؟ اور ان کے نام کیا ہیں؟ حضور صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

"تین متصل ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم اور ایک جدا ہے رجب، عرب کے لوگ زمانۂ جاہلیت میں بھی ان مہینوں کی تعظیم کرتے تھے اور ان میں قتال حرام جانتے تھے۔ اسلام میں ان مہینوں کی حرمت وعظمت اور زیادہ کی گئی"

(کنزالایمان مع تفسیر خزائن العرفان)

ان چار حرمت و عظمت والے مہینوں میں سے ایک مہینہ ذو القعدہ کا تو نکل گیا، ذوالحجہ جاری ہے اور اس سے متصل ہی آنے والا مہینہ اسلامی سال کا پہلا مہینہ ہے جس کا نام محرم الحرام ہے۔ اس مہینے کو اور بالخصوص اس کی دسویں تاریخ کو بڑی شان و فضیلت حاصل ہے۔ جس کی فضیلت آپ آئندہ اوراق پر ملاحظہ فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ جل جلالہ

- اماعبد الرحمٰن بن عبد السلام الصفوری الشافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

محرم الحرام کے شروع ہوتے ہی (یعنی محرم کے پہلے دن) جو شخص یہ دعا پڑھ لیتا ہے وہ شیطان کے شر سے سال بھر کے لیے محفوظ ہو جاتا ہے اور شیطان اپنا وار اس پر کرنے سے ناامید ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کے لیے دو فرشتے مقرر فرما دیتا ہے جو سال بھر اس کی محافظت کرتے رہتے ہیں۔ وہ دعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْاَبَدِیُّ الْقَدِیْمُ وَھٰذِہٖ سَنَۃٌ جَدِیْدَۃٌ اَسْئَلُكَ فِیْھَا الْعِصْمَۃَ مِنَ الشَّیْطٰنِ وَ اَوْلِیَآئِہٖ وَالْعَوْنَ عَلٰی ھٰذِہِ النَّفْسِ الْاَمَّارَۃِ بِالسُّوْءِ وَالْاِشْتِغَالَ بِمَا یُقَرِّبُنِیْ اِلَیْكَ یَا کَرِیْمُ

(نزہۃ المجالس، اول، ص ۴۹۴)

فائدہ: اس دعا کو اگر کوئی پڑھنا چاہے تو بمشکل ایک منٹ لگے گا مگر اس کا اثر اور فائدہ یہ ہو گا کہ سال بھر شیطان کے شر اور اس کے وار سے محفوظ ہو جائے

گا، کیونکہ اللہ تعالیٰ دو فرشتے سال بھر ان کی محافظت کے لیے مقرر فرما دیتا ہے۔ بشرطیکہ کامل یقین اور خلوص نیت کے ساتھ دعا پڑھی جائے، اور خود بھی شیطانی کاموں سے بچنے کا عزمِ مصمم کرلے۔

- حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو مسلمان محرم الحرام کے پہلے جمعہ کا روزہ رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے گزشتہ گناہ بخش دیتا ہے اور جو شخص محرم الحرام میں جمعرات، جمعہ اور ہفتہ کا روزہ رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں نو سال کی عبادت کا ثواب درج کرتا ہے۔ (نزہۃ المجالس، اول، ص ۴۹۴)

فائدہ: آخرت کی کامیابی اور بہتری کے طلب گاروں اور اپنے سابقہ گناہوں کی بخشش چاہنے والوں کے لیے کتنا سنہرا موقع ہے، اور جمعرات، جمعہ اور ہفتہ ان تینوں دنوں کے روزے رکھ کر نو سال کی عبادت کا ثواب پاسکتے ہیں۔ یہ محض اللہ رب العزت کی شانِ کریمی ہے کہ مختصر اعمال پہ زیادہ انعام کی بشارت مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق بخشے۔ آمین

- طبرانی کی روایت ہے: جو شخص محرم الحرام میں کسی بھی دن روزہ رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اسے تیس روزوں کا ثواب عطا فرماتا ہے۔

(نزہۃ المجالس، اول، ص ۴۹۴)

فائدہ: سبحان اللہ جل جلالہ! اللہ تعالیٰ نے ڈھیروں ثواب کمانا کتنا آسان فرما دیا ہے کہ پورے ماہ میں کسی بھی دن صرف ایک روزہ رکھ کر تیس روزے (ایک مہینہ

کے روزوے) کا ثواب پا سکتے ہیں۔ اتنی آسانی کے بعد بھی اگر بندۂ مومن روزہ نہیں رکھ پایا، تو یقیناً یہ خیرِ عظیم سے بڑی محرومی ہو گی۔ ماہِ محرم الحرام کے ان روزوں سے اپنے ہر قریبی فرد (مرد و عورت) کو آگاہ کریں، اور روزے رکھنے پر آمادہ کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین
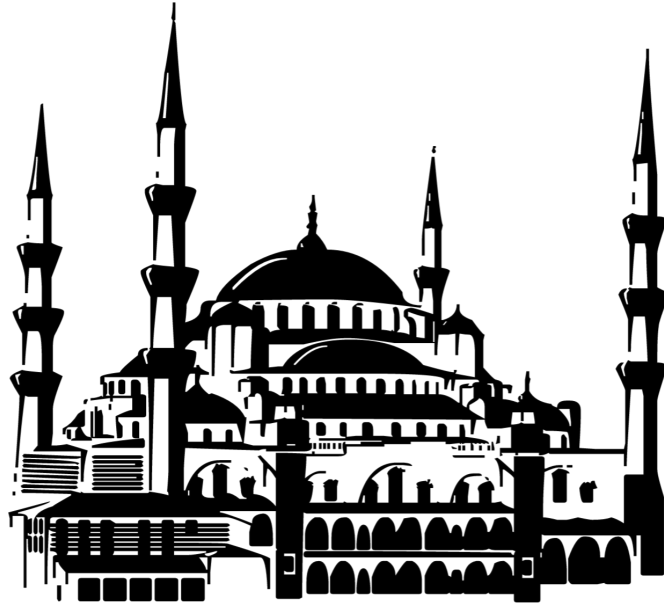
یومِ عاشوراء کے فضائل

یومِ عاشوراء کے فضائل جاننے سے پہلے یہ جان لیں کہ عاشوراء کس دن کو کہتے ہیں؟ سیدنا غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"عاشوراء کا دن محرم کی کس تاریخ کو ہوتا ہے؟ اس میں علماء کا اختلاف ہے اکثر علماء کا قول ہے کہ محرم کی دسویں تاریخ کو یومِ عاشوراء کہتے ہیں"

(غنیۃ الطالبین، ص ۴۲۹)

عاشوراء یعنی دسویں محرم الحرام کے دن کو اللہ تعالیٰ نے بہت ہی اہم اور خاص بنایا ہے اور حضرت امام عالی مقام، امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت سے قبل بھی اس دن کو بے شمار عظیم واقعات رونما ہوئے ہیں، اور اللہ تعالیٰ نے انبیاے سابقین کو مختلف انعامات سے نواز کر سربلندی و سرفرازی بخشی ہے۔

چنانچہ حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اپنی شہرہ آفاق کتاب "مکاشفۃ القلوب" میں تحریر فرماتے ہیں:

✪ اس دن حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول کی گئی، اسی دن انہیں پیدا کیا گیا، اسی دن انہیں جنت میں داخل کیا گیا۔

✪ اسی دن عرش، کرسی، آسمان، زمین، سورج، چاند، ستارے اور جنت پیدا کیے گئے۔

✪ اسی دن حضرت ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوئے، اور اسی دن انہیں آتشِ

نمرود سے نجات ملی۔

✪ اسی دن حضرت موسیٰ علیہ السلام اور آپ کی امت کو نجات ملی اور فرعون اپنی قوم سمیت غرق ہوا۔

✪ اسی دن حضرت عیسی علیہ السلام پیدا کیے گئے، اسی دن انہیں آسمانوں کی طرف اٹھایا گیا۔

✪ اسی دن حضرت ادریس علیہ السلام کو مقام بلند کی طرف اٹھایا گیا۔

✪ اسی دن حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کوہِ جودی پر ٹھہری۔

✪ اسی دن حضرت سلیمان علیہ السلام کو ملکِ عظیم عطا کیا گیا۔

✪ اسی دن حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ سے نکالے گئے۔

✪ اسی دن حضرت یعقوب علیہ السلام کی بینائی لوٹائی گئی۔

✪ اسی دن حضرت یوسف علیہ السلام گہرے کنوئیں سے نکالے گئے۔

✪ اسی دن حضرت ایوب علیہ السلام کی تکلیف رفع کی گئی۔

✪ آسمان سے زمین پر سب سے پہلی بارش اسی دن نازل ہوئی اور اسی دن کا روزہ امتوں میں مشہور تھا یہاں تک کہ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس دن کا روزہ ماہ رمضان سے پہلے فرض تھا پھر منسوخ کر دیا گیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت سے پہلے اس دن کا روزہ رکھا۔

(مکاشفۃ القلوب، باب ۱۰۶، فضیلت عاشورہ، ص ۶۴۸)

حکایت

حضرت نفسی علیہ الرحمہ بیان کرتے ہیں کفار کے پاس ایک شخص قید تھا، وہ نظر بچا کر عاشوراء کے دن بھاگ نکلا، کافر اس کی تلاش میں نکلے اور اسے جا پکڑا ،اسی اثنا میں اس نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی: الٰہی! عاشوراء کی حرمت کا صدقہ مجھے ان سے نجات عطا فرما، اللہ تعالیٰ نے کافروں کو اندھا کر دیا اور وہ ان کی قید سے آزاد ہو گیا اس نے شکرانے میں عاشوراء کا روزہ رکھا لیکن اسے افطاری کے وقت کھانے پینے کی کوئی چیز میسر نہ ہوئی وہ اسی طرح سو رہا تھا کہ خواب میں اسے فرشتہ دکھائی دیا جو کھانے پینے کی کچھ اشیاء دے رہا تھا جب اس نے ان میں سے کھا پی لیا تو بیدار ہوا، پھر وہ بیس سال تک زندہ رہا مگر اسے کھانے پینے کی کبھی حاجت در پیش نہ ہوئی۔ (نزہۃ المجالس، اول، ص۴۹۷)

فائدہ: معلوم ہوا کہ مصیبت و پریشانی کے وقت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حرمت والی شے (خواہ وہ ذات ہو، وقت ہو یا مقام) کے توسل سے دعا کرنی چاہیے جس سے جلد مقبولیت ملتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے پریشان حال بندے کی موجودہ پریشانی بھی دور فرماتا ہے اور آئندہ مشکلوں سے بھی نجات بخشتا ہے۔

- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ نے یہود کو عاشوراء کے دن کا روزہ رکھتے دیکھ کر پوچھا کہ تم اس دن روزہ کیوں رکھتے ہو؟ انہوں نے کہا: یہ ایسا دن ہے

جس میں اللہ تعالی نے موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کو فرعون اور اس کی قوم پر غلبہ عطا فرمایا تھالہذا ہم تعظیماً اس دن کا روزہ رکھتے ہیں، اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم موسیٰ علیہ السلام سے تمہاری نسبت زیادہ قریب ہیں چنانچہ آپ نے بھی اس دن کا روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

(مکاشفۃ القلوب، باب ۱۰۶، فضیلت عاشورہ، ص ۶۴۸)

فائدہ: لیکن یہود کی مخالفت کے لیے عاشوراء یعنی دسویں محرم الحرام کے روزے کے ساتھ نویں یا گیارہویں محرم الحرام کا بھی روزہ رکھیں۔ چنانچہ حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"ایک روایت میں رزین نے حضرت عطاء سے نقل کرتے ہوئے کہا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا کہ وہ فرماتے تھے کہ نویں اور دسویں کا روزہ رکھو اور یہود کی مخالفت کرو"

(ایام اسلام ترجمۂ ماثبت من السنۃ، ص ۱۴)

- آپ ﷺ نے فرمایا جس نے عاشوراء کا روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہزار حج، ہزار عمرے، ہزار شہیدوں کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ نیز مغرب سے مشرق تک کا اجر اس کے لیے لکھا جاتا ہے اور وہ اس شان کا مالک بن جاتا ہے گویا کہ اس نے اولادِ حضرت اسماعیل علیہ السلام سے ہزار غلام آزاد کیے۔ جنت میں وہ ہزار محلات کا مالک بنا دیا جاتا ہے۔ دوزخ کی آگ اس پر حرام کی جاتی ہے۔ (نزہۃ المجالس، اول، ص ۴۹۵)

فائدہ: اب بھی اگر کوئی غفلت میں چور ہو کر عاشوراء کے روزے کو نظر انداز کرے تو یقیناً وہ خیرِ عظیم سے محروم رہ جائے گا۔

- ایک اور حدیث شریف میں ہے: جو شخص دس محرم الحرام کا روزہ رکھتا ہے اس کے لیے دس ہزار فرشتوں کی عبادت کا ثواب لکھا جاتا ہے۔

(نزہۃ المجالس، اول، ص ۴۹۴)

فائدہ: دسویں محرم الحرام یعنی عاشوراء کے دن کی اتنی فضیلت معلوم ہو جانے کے باوجود بھلا کون عقل مند مسلمان ہو گا جو اس دن کے روزہ کو ترک کرے گا؟ ایک روزہ رکھنے پر دس ہزار فرشتوں کی عبادت کا ثواب لکھا جانا، بلاشبہ یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا احسانِ عظیم ہے۔

- جو شخص دس محرم الحرام کو ایک ہزار بار سورۂ اخلاص کا وظیفہ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر خصوصی نظر رحمت فرماتا ہے اور اس کا نام صدیقین میں درج ہو جاتا ہے (نزہۃ المجالس، اول، ص ۴۹۵)

فائدہ: اللہ اکبر! ویسے بھی یومِ عاشوراء کے بابرکت لمحات کو ذکر و اذکار میں ہی گزارنے کی کوشش کرنی چاہیے اور اگر ایک ہزار بار سورۂ اخلاص کو پڑھ لے تو اس کی خوش بختی کے کیا کہنے۔

- حضرت سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

جس نے عاشوراء کے دن کسی یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا تو یتیم کے سر کے ہر بال کے عوض جنت میں اس کا مرتبہ بلند کیا جائے گا۔ (غنیۃ الطالبین، ص ۴۲۷)

فائدہ: یومِ عاشوراء کو جہاں ڈھیروں امور انجام دیتے ہیں، وہیں یہ کام بھی لازمی کریں کہ یتیم کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیریں۔ اور جنت میں اپنے مراتب کو بلند کریں۔

- جس شخص نے عاشوراء کی شام کسی مومن کا روزہ افطار کرایا گویا اس نے عند اللہ امت مصطفےٰ ﷺ کا روزہ افطار کرایا اور جمیع امت مصطفےٰ ﷺ کو پیٹ بھر کر کھانا کھلایا۔ (تنبیہ الغافلین، دوم، ص ۳۲)

فائدہ: یہ عمل ان لوگوں کے لیے بھی مفید ہے جو لوگ کسی عذر کے سبب یومِ عاشوراء کا روزہ نہیں رکھ پائیں اور ثواب کمانا چاہتے ہیں تو ان کو چاہیے کہ روزہ دار کے لیے افطار کا انتظام کریں اور جمیع امتِ مصطفیٰ ﷺ کو پیٹ بھر کر کھانا کھلانے کا ثواب حاصل کریں۔

- حضرت محمد بن میسرہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ جو شخص اپنے اہل و عیال پر عاشوراء کے دن فراخ دلی کا اظہار کرتا ہے اللہ تعالیٰ سال بھر اس کے لیے فراخی اور وسعت کا دروازہ کھولے رکھتا ہے۔ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم نے اس کا تجربہ کیا اور حرف بحرف سچ پایا۔ (تنبیہ الغافلین، دوم، ص ۳۳)
- امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں:

"بیہقی نے شعب الایمان میں روایت نقل کی ہے کہ جس نے عاشوراء کے دن اپنے گھر والوں اور اہل و عیال پر وسعت کی، اللہ تعالیٰ اس کے سارے

سال میں وسعت اور برکت عطا فرماتا ہے"

(مکاشفۃ القلوب، باب ۱۰۶، فضیلت عاشورہ، ص ۶۴۹)

فائدہ: اس دن آپ خود تو روزے رکھنے کا اہتمام کریں لیکن ساتھ ہی اپنے اہل و عیال پہ فراخ دلی سے خرچ کریں اور سال بھر فراخی اور وسعتِ رزق کے انعام سے مالا مال ہوں۔

تعزیہ داری اور نوجوان طبقہ

اسلامی سال کا پہلا مہینہ "محرم الحرام" کی آمد ہوتے ہی معاشرے میں خصوصاً نوجوانوں میں جو سرگرمیاں نظر آتی ہیں ان سے شاید ہی کوئی ناواقف ہو گا۔ ڈھول تاشے اور عجیب و غریب قوالیوں سے مسلمان بستیوں کی فضائیں گونج اٹھتی ہیں۔اور تعزیہ بنانے، بنوانے میں نوجوان طبقہ مصروف ہو جاتا ہے۔ حالانکہ عشرۂ محرم الحرام کے بابرکت شب و روز میں عبادات میں مصروف ہو کر انہیں اپنی آخرت کے لیے نیکیوں کا ذخیرہ کرنا تھا، مگر خرافات میں اپنی زندگی کے بیش قیمت لمحات کو برباد کرتے نظر آتے ہیں۔ جسے دیکھ کر دل کڑھتا ہے کہ نوجوان طبقہ اپنے اسلاف و اکابر کی تعلیمات سے کتنا دور ہوتا نظر آرہا ہے۔ اور عشرۂ محرم الحرام کے پر کیف و پر نور ایام جن میں عبادت و اطاعت کا اہتمام کرنا تھا ان میں خرافات و بدعات میں ملوث نظر آتے ہیں۔ محرم الحرام کا یہ پہلا عشرہ کس قدر اہمیت کا حامل ہے اور کتنی بابرکت ہے اس کے بارے میں امام اہل سنت اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

> "عشرۂ محرم الحرام کہ اگلی شریعتوں سے اس شریعت پاک تک نہایت بابرکت و محل عبادت ٹھہرا ہوا تھا ان بیہودہ رسوم نے جاہلانہ وفاسقانہ میلوں کا زمانہ کر دیا"

(رسالۂ تعزیہ داری، ص ۴)

اور مقامِ افسوس تو یہ ہے کہ ان کاموں کو مذہبی رنگ دے کر حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام پر کیا جاتا ہے۔ جبکہ تعزیہ کے بارے میں اعلیٰ حضرت امام اہل سنت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

"تعزیہ کی اصل اس قدر تھی کہ روضۂ پرنور حضور شہزادۂ گلگوں قبا حسین شہید ظلم و جفا صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علی جد الکریم وعلیہ کی صحیح نقل بنا کر بہ نیتِ تبرک مکان میں رکھنا، اس میں شرعاً کوئی حرج نہ تھا"

(رسالۂ تعزیہ داری، ص ۳)

معلوم ہوا .... کہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روضہ شریف کی طرح اگر تعزیہ بنا کر .... تبرک کی نیت سے مکان میں رکھا جائے.... تو اس میں شرعاً کوئی حرج نہیں .... مگر لوگ روضۂ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جیسا تعزیہ بنانے کے بجائے.......... عجیب عجیب نقشے کا تعزیہ بناتے ہیں ....جو نہ روضۂ امام حسین رضی اللہ عنہ کے جیسا دکھتا ہے........نہ کسی بزرگ کے مزار شریف کی نقل ہوتا ہے.......... اور نہ ہی کسی مسجد کی نقل .... جیساکہ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

"مگر جہال بے خرد نے اس اصل جائز کو بالکل نیست و نابود کر کے صدہا خرافات وہ تراشیں کہ شریعتِ

مطہرہ سے الامان الامان کی صدائیں آئیں۔ اول تو
نفس تعزیہ میں روضہ مبارک کی نقل ملحوظ نہ رہی ہر جگہ
نئی نئی گڑہت جسے اس نقل سے کچھ علاقہ نہ نسبت"

(رسالۂ تعزیہ داری، ص ۴)

جی ہاں! حقیقت یہی ہے..... آج جس کا جی چاہے لوگوں کے تیار کردہ تعزیہ کو دیکھ لے......... خود ہی فیصلہ کر دیں گے........ کہ یقیناً یہ تعزیے روضۂ امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نقل بالکل بھی نہیں ہوتے، بلکہ تعزیہ بنانے والوں میں سے جس کو جیسے سہولت و آسانی سمجھ میں آتی ہے ویسے ہی وہ تعزیہ بنا کر تیار کر دیتا ہے۔

نوجوانوں کے لیے لمحۂ فکریہ

معرکۂ کربلا کی وجہ کیا ہے؟.......اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یزید پلید کی بیعت سے انکار کیوں فرمادیا؟........اس کی وجہ... تاریخ کے کے سینوں میں آج بھی محفوظ ہے ....کہ یزید پلید کی سیہ کاری، بدکاری، شراب نوشی وغیرہ جیسے اعمالِ بد کی وجہ سے............."بیعتِ یزید" سے انکار فرمایا......... مگر افسوس صد افسوس!............ آج محرم الحرام کے آتے ہی.......... وہی تمام خرافات امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی غلامی کا دم بھرنے والے لوگ بالخصوص نوجوان کرتے نظر آتے ہیں۔

نوجوانوں کو سوچنا چاہیے........کہ کیا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کا یہی مقصد تھا........کہ انہی کے نام پر بدعات و خرافات کو رائج کیا جائے؟........ کیا انہوں نے اپنے اہل و عیال کو اسی لیے قربان کیا؟.....تاکہ لوگ ان کے نام پر........ غیر شرعی امور کو انجام دیں؟ .... کیا ان کی قربانی و جاں نثاری اسی واسطے تھی........کہ لوگ ان کی شہادت کے دن ڈھول تاشے بجائیں.......... شراب نوشی کریں.......... تعزیہ بنا کر دھوم دھما کے کریں؟........اس کے علاوہ غور فرمائیں!.......کہ امام عالی مقام حضرت سیدنا امام حسین رضہ اللہ تعالیٰ عنہ کے نام سے ......جو تعزیہ بناتے یا بنوائے جاتے ہیں......... کیا وہ امام عالی مقام......... حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

......کے روضہ شریف جیسا ہوتا ہے؟............ اگر انصاف کے ساتھ جواب دیں گے تو آپ کا جواب ہوگا........ کہ "نہیں! ہرگز نہیں........ وہ ان کے روضہ شریف کا نقشہ.......... بالکل بھی نہیں ہوتا"........... بلکہ .... کسی بھی بزرگ کے مزار........ یا....... کسی مسجد تک کا نقشہ نہیں ہوتا......... تو پھر اس کی تعظیم........... روضۂ امام عالی مقام جیسی کیوں کی جائے؟........ اگر انصاف و دیانت کے ساتھ کہی جائے............ تو حق یہ ہے......... کہ مروجہ تعزیہ..... جو عموماً ہمارے یہاں بنائے جاتے ہیں ان میں.......... اکثر تعزیہ............... نہ روضۂ مبارک حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نقشہ ہوتا ہے........ نہ کسی دوسرے بزرگ کے مزار شریف کا نقشہ...... اور نہ ہی کسی مسجد کا نقشہ ہوتا ہے......... بلکہ پہلی نظر میں وہ مندر نما ہی نظر آتا ہے............ چنانچہ فقیہ ملت حضرت علامہ مفتی جلال الدین امجدی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

> "ہندوستان کی مروجہ تعزیہ داری ناجائز و حرام ہے اور بیشک عام طور پر تعزیہ دار حضرت امام حسین کے روضہ کا نقشہ نہیں بناتے بلکہ مندر کی شکل کا ڈھانچہ بنا کر اس کو اپنی بے وقوفی سے امام حسین کے روضہ کا نقشہ سمجھتے ہیں اور بے شک ڈھول وغیرہ جیسا کہ محرم میں عموماً بجاتے ہیں حرام و ناجائز ہے" (فتاویٰ فیض الرسول، جلد دوم، ص۵۰۹)

تو پھر بھلا آپ ہی بتائیں.......... کہ اس کے ساتھ روضۂ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسا معاملہ کیسے کیا جا سکتا ہے؟...... اگر کوئی مصور آپ کے مرحوم والد کی تصویر بنانے کا کہہ کر ایک تصویر بنا دے....... جو آپ کے والد کی تصویر نہ ہو......... اور نہ ہی اس تصویر کی کوئی چیز....... آپ کے مرحوم والد سے ملتی جلتی ہو....... تو کیا آپ اسے اپنی والدہ کو دکھا کر کہہ سکتے ہیں... کہ یہ ہمارے مرحوم والد ہیں؟......... کیا آپ یا آپ کی والدہ کی عقل مندی... اس بات کو گوارہ کرے گی....... کہ اس تصویر کے ساتھ اپنے شوہر... یا... اپنے والد کی تصویر جیسا معاملہ کریں؟...... ہرگز نہیں........... تو پھر جو تعزیہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ..... کے روضہ کی طرح کسی بھی صورت ہو ہی نہیں......... اس کے ساتھ ان کے روضہ شریف جیسا برتاؤ کرنا....... بھلا کیسے روا ہو سکتا ہے؟...... اعلیٰ حضرت امام اہل سنت علیہ الرحمہ نے.... انہی وجوہات کے پیشِ نظر فرمایا:

" تعزیہ رائجہ ناجائز و بدعت ہے اور اس کا بنانا گناہ و معصیت اور اس پر شیرینی وغیرہ چڑھانا محض جہالت ہے اور اس کی تعظیم بدعت "

(رسالۂ تعزیہ داری، ص ۲۳)

اللہ اکبر! غور کریں محرم الحرام جیسے مقدس و بابرکت مہینے میں لوگ علی الاعلان ان کاموں کو کر کے اپنے نامۂ اعمال میں کتنے گناہ درج کر لیتے

ہیں؟ اور اپنے پروردگار اللہ رب العزت اور اس کے پیارے رسول ﷺ کی ناراضی مول لیتے ہیں، اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ و دیگر شہداے کربلا کو شدید تکلیف پہنچاتے ہیں۔

تعزیہ کی ابتدا کیسے ہوئی؟

سب سے پہلے تعزیہ کیوں بنایا گیا؟ تعزیہ بنانے کی ضرورت کیوں ہوئی؟ تعزیہ بنانے کے پیچھے مقصد کیا تھا؟ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

"اس کا آغاز اگرچہ یوں سنا گیا ہے کہ سلطان تیمور از آنجا کہ ہر سال حاضری روضۂ مقدسۂ حضور سید الشہداء شہزادۂ گلگوں قبا علی جدہ الکریم وعلیہ الصلوٰۃ والثناء کو مخل امور سلطنت دیکھا بنظر شوق و تبرک تمثال روضۂ مبارک بنوا لی اور اس قدر کوئی حرج شرعی نہ تھا"

(رسالۂ تعزیہ داری، ص ۱۱)

لیکن اب جو تعزیہ بنایا جاتا ہے...... اس کا مقصد کسی بھی طرح یہ نہیں ہوتا۔ بلکہ اب تو تعزیہ بازی میں بھی مقابلہ ہوتا ہے......... کہ کس کا تعزیہ سب سے

اچھا ہے اور کس کا تعزیہ......... سب سے اونچا ہے۔ بعض مقامات پر باضابطہ سب سے اچھا.... یا..... سب سے اونچا تعزیہ ہونے پر...... انعام بھی دیا جاتا ہے۔ اور تعزیہ بنانے کے بعد...... ڈھول تاشے اور باجے بجاتے ہوئے...... نہایت ہی دھوم دھاکے......... اور شور شرابے کے ساتھ شہر میں گشت کرنا ..... کیا یہ کام میدانِ کربلا میں .... حسینی قافلے کی جانب سے کسی نے کیا؟.... کیا کہیں ظالم کے ظلم و ستم کے بعد......... مظلوم ڈھول تاشے بجاتا ہے؟ .... آپ نے بارہا مقررین کی زبانی سنا ہوگا .... کہ یزیدیوں نے ..... حضرت امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ......... اور آپ کے رفقاء پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے......... ان پر پانی بند کیا........ ایک ایک کر کے حسینیوں پر تلوار......... نیزے برسائے..... انھیں شہید کیا...... اور ان حسینی شہداء کے اجسام نازنین پر ...... ظالم یزیدیوں نے گھوڑے دوڑائے.... تو بھلا حسینیوں نے کب جلوس نکالا؟ .... کس خوشی میں ڈھول تاشے بجائے؟ اور کب کس نے .... یا حسین یا حسین کی صدائیں بلند کیں؟...... اور جب یہ سارے خرافات..... حسینیوں نے نہیں کیے .... تو پھر جلوس کس نے اور کیوں نکالا؟......... بازاروں میں باجے کس نے بجائے؟ ...... اور کیوں بجائے؟ .... اس کے بارے میں.........

فقیہ ملت حضرت علامہ مفتی جلال الدین امجدی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

"سید الشہدا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی

شہادت پر یزیدیوں نے جلوس کی شکل میں ان کے سرِ
مبارک کو کوفہ کے بازاروں میں پھرایا تھا اور انھیں لوگوں
نے کوفہ اور دمشق وغیرہ میں خوشی ظاہر کی تھی اور ان ہی
لوگوں نے باجے بھی بجائے تھے"

(فتاویٰ فیض الرسول، جلد دوم، ص۵۰۸)

تو اے نوجوانو! غور کرو...... ضد اور ہٹ دھرمی چھوڑ کر........ حقیقت کو سمجھنے کی ...... کوشش کرو .... کہ تمہارا جلوس نکالنا ڈھول باجے بجانا دراصل حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ..... کی روش اور ان کے طریقے والا....... یا ان کو خوش کرنے والا کام ہرگز نہیں....... بلکہ یہ کام تو یزیدیوں والا ہے....... کیونکہ شہادتِ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے موقع پر ناچنا، کودنا...... ڈھول تاشے بجانا....... اور طرح طرح کے خرافات کرنا..... کس کی یادگار ہے؟.... حضور فقیہ ملت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

" سرکار امام کی شہادت کے موقع پر ناچنا، کودنا، ڈھول
تاشے بجانا اور طرح طرح کی خرافات کرنا غالباً
یزیدیوں ہی کی یادگار ہے"

(فتاویٰ فیض الرسول، جلد دوم، ص۵۰۸)

نیز امامِ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام پر خرافات کرنے والوں سے حضور فقیہ ملت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

"اس عظیم واقعہ کی تاریخ پر خوشی ظاہر کرنا اور باجے بجانا
حضرت امام حسین کے ماننے والوں کی یادگار نہیں ہو سکتی
کہ وہ لوگ تو حضرت امام حسین ، ان کے جوان بیٹوں ،
بھتیجوں وغیرہ دیگر رفقاء کی شہادت پر غم و الم میں ڈوبے
ہوئے تھے "(فتاویٰ فیض الرسول، جلد دوم، ص۵۰۸)

بعض لوگ محرم الحرام میں شہداے کربلا کے نام پر کیے جانے والے اپنے ان خرافات کو "شوکتِ اسلام" کا نام دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ان دھوم دھماکوں سے اسلام کی شان بلند ہوتی ہے ، ایسے لوگوں کی اس جہالت کا جواب دیتے ہوئے امام اہل سنت اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

"علم تعزیہ بیرق مہندی جس طرح رائج ہے بدعت ہیں اور
بدعت سے شوکتِ اسلام نہیں ہوتی"

(رسالۂ تعزیہ داری، ص ۲۲)

باوجود اس کے کچھ لوگ تعزیہ داری کے لیے کچھ زیادہ ہی مصر اور سرگرم نظر آتے ہیں........ یہاں تک کہ اس معاملے میں اپنے رہنماؤں کی بھی نصیحت قبول کرنے کو راضی نہیں ہوتے........ حتیٰ کہ اگر مسجد کے امام صاحب نے اصلاح کے لیے ... زیادہ جدوجہد کی...... اور خرافات سے کنارہ کشی پر.... زیادہ زور دیا...... تو بعض مقامات پہ.... ضد اور ہٹ دھرمی کے نشے میں چور نوجوان و اراکین کمیٹی ....اس امام ہی کو معطل کر دیتے ہیں...... اور

محرم الحرام کی پہلی ہی تاریخ سے ڈھول تاشے بجانا اپنا سب سے اہم فرض بنا لیتے ہیں...... اور بعض علاقوں میں تو..... عید الاضحیٰ کا دن گزرتے ہی...... ڈھول تاشے پابندی کے ساتھ بجانا شروع کر دیتے ہیں....... یہ وہی نوجوان ہوتے ہیں جن کو .... صحیح سے مذہبِ اسلام کی تعلیمات کا بھی علم نہیں ہوتا........ اکثر ان میں ایسے ہوتے ہیں .... جن کو "ارکانِ اسلام" کتنے اور کون کون ہیں ؟...... یہ بھی پتہ نہیں ہوتا......... جن کو صحیح سے فرائض و طریقۂ غسل و وضو بھی معلوم نہیں ہوتا......... یہ وہی لوگ ہوتے ہیں .... جن کو نماز پڑھنے .... قرآن مجید کی تلاوت کرنے.......... ذکر و اذکار کی مجالس میں ....یا ....وعظ و نصیحت کی محافل میں شرکت کرنے کا مواقع فراہم ہو......... تو وہاں ان کی طبیعت نہیں لگتی.......... ان کی طبیعت اگر کہیں لگتی ہے.......... تو بس خرافات میں۔ یاد رہے نوجوانو!

" ہندوستان میں جس طرح کی تعزیہ داری، باجہ اور گشت وغیرہ رائج ہے ناجائز، حرام اور بدعت سئیہ ہے "

(فتاویٰ فیض الرسول، جلد دوم، ص۵۰۸)

کیا آپ نے غور کیا ہے؟

ان ڈھول تاشوں، شور شرابوں، اور دھوم دھماکوں سے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے جاں نثار جو میدانِ کربلا میں اسلام کی حقانیت و حفاظت کے لیے شہید ہو گئے ان کو خوشی ہوتی ہو گی یا تکلیف؟ موٹی عقل کا انسان بھی آسانی سے یہ فیصلہ لے سکتا ہے کہ جن کاموں سے ہماری مسجد کے امام خوش نہیں ہوتے ان کاموں سے بھلا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیسے خوش ہوں گے؟ میدانِ کربلا میں دشمنوں کے نرغے میں ہوتے ہوئے بھی امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اور ان کے رفقاء نے ایک وقت کی نماز ترک نہیں کی۔ اور آج کے تعزیہ داری کرنے والے ایک بھی وقت کی نماز نہیں پڑھتے۔ میدانِ کربلا میں حسینی جاں نثاروں نے اپنے دشمن سے مقابلہ کیا جبکہ آج کے تعزیہ دار آپس ہی میں مقابلہ کر رہے ہوتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کے سر پھوڑ رہے ہوتے ہیں۔ اور تعزیہ کے مقابلے میں ایک بھائی دوسرے بھائی کو اپنے سے کمتر اور نیچا دکھانے پر تلے ہوتے ہیں، تو پھر بھلا ان تعز داروں کو کربلا والوں سے کیا نسبت و تعلق؟

سچے حسینی کیا کریں؟

جو سچے حسینی ہیں انہیں چاہیے کہ عشرۂ محرم الحرام میں ان اعمال کو کریں جن کا حکم احادیثِ مبارکہ میں ہے اور جن کو ہمارے علما و رہنما حضرات نے کرنے کا حکم دیا ہے جن میں سے چند احکام و اعمال کا ذکر رسالہ کے ابتدائی صفحات پر بھی کر دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اپنے آپ کا محاسبہ کریں اور دیکھیں کہ مجھ میں ایسی کوئی خصلتِ بد تو نہیں جو یزید پلید اور یزیدیوں میں تھی؟ اگر یزید یا یزیدیوں والی ایک بھی خصلتِ بد آپ میں نہیں تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں، اور اگر یزید یا یزیدیوں کی کوئی خصلت اپنے آپ میں پائیں تو اس خیال کے ساتھ اسے ترک کر دیں کہ انہی خصلتوں نے یزید اور یزیدیوں کو ذلیل و رسوا کیا اور اللہ کے محبوب ﷺ کے پیارے نواسے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دشمنی پر آمادکیا، اور انہی خصلتوں سے ہمارے امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نفرت ہے۔ تو ان خصلتوں کے مجھ میں ہوتے ہوئے ان کی غلامی کا دعویٰ کس منہ سے کیا جائے؟ اس طرح اگر آپ ہر سال اپنے اندر موجود کم از کم دو تین بری خصلتیں ہی چھوڑ دینے کی کوشش شروع کر دیں تو ان شاء اللہ جل جلالہٗ جلد ہی تمام برے خصائل سے آپ پاک ہوں گے۔